بسم الله الرحمن الرحيم

فکر و نظر

وقت کی آواز کو پہچانیے!

ریفرنڈم میں شاندار کامیابی کے بعد، اب پاکستان کے منتخب عوامی صدر جناب جنرل محمد ضیاء الحق کی ذمہ داریاں اطاعتِ شریعت کے سلسلہ میں پہلے سے بہت بڑھ گئی ہیں جنھیں نظر انداز کرنا ان کے لیے ناممکن ہو گا۔ کیونکہ ریفرنڈم کی حمایتی مہم میں جو نعرہ سرِ فہرست رہا ہے، اور عوام کی اس میں دلچسپی اور جوش و خروش نے عین ریفرنڈم کے دن جو رنگ اختیار کیا ہے، وہ مطالبۂ اقامتِ دینِ اسلام کے سوا اور کچھ نہیں! ــــ ریفرنڈم کا مجوزہ سوال اگرچہ اسلام کے علاوہ ۱۲ اگست کے بحالیٔ جمہوریت کے پروگرام پر بھی مشتمل تھا، لیکن یہ حقیقت ہے کہ عوام کے نزدیک اس پروگرام کی حیثیت ثانوی بھی نہیں رہی اور عوام کے مثبت جواب کا سارا وزن اب اسلام کے پلڑے میں میں ہے ــــ پھر صدر صاحب اس حقیقت سے بھی یقیناً ناآشنا نہ ہوں گے کہ اپنی ۲۲ دسمبر کی نشری تقریر میں جن ائمہ و خطباء مساجد کا انہوں نے اس لیے شکریہ ادا کیا ہے کہ ان ائمہ و خطباء نے محراب و منبر سے ان کی حمایت میں آواز بلند کی تھی، تو صدر صاحب کے لیے، عوام سے ان کی یہ حمایت طلبی بھی اسلام ہی کے نام پر تھی۔ اور ریفرنڈم کے دن یہی ائمہ و خطباء پولنگ بوتھوں پر عوام کی یہ دھمکیاں سُن چکے ہیں کہ "ووٹ تو ہم نے تمہارے کہنے پر "ہاں" کے پلڑے میں ڈال دیے ہیں، اب ہم تم سے اسلام لے کر رہیں گے!" ــــ لہٰذا بیجا نہ ہو گا، اگر اس موقع پر ہم مطالبۂ اقامتِ دینِ اسلام کے ساتھ ساتھ، اس سلسلہ کی سابقہ ساڑھے

سات سالہ کوششوں پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالتے ہوئے صدر صاحب کی توجہ اس امر کی طرف بھی مبذول کرائیں کہ ان کی مذکورہ نشری تقریر کے مطابق آئندہ پانچ سالوں کے لیے بھی ان کوششوں ہی کے عزم کا اظہار اطاعتِ شریعت کے تقاضوں کو کیا حقہٗ پورا نہ کر سکے گا! ____ کیونکہ یہ کوششیں اگرچہ بلاشبہ مخلصانہ تھیں، تاہم ان کے عملی نتائج قوم کے سامنے نہیں آ سکے ____ چنانچہ حدود آرڈیننس کا اعلان بے شک ہوا، لیکن آج تک کسی ایک شرعی حد پر بھی عمل درآمد نہیں ہو سکا ____ اسی طرح نظامِ صلوٰۃ کے حق میں یہ آواز تو خوب ہے کہ مسجدیں نمازیوں سے بھر گئی ہیں، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ملک کی اکثریت آج بھی بے نماز ہے ____ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس پر عمل درآمد ہو رہا ہے، لیکن بایں طور کہ ٹیکسوں کی وصولی بھی بدستور جاری ہے ____ جبکہ قاضی کورٹس کا معاملہ ابھی تک عزائم و اعلانات تک محدود ہے! ____ دراصل اس ساری مصیبت کی اصل وجہ یہ ہے کہ اقامتِ دین کی ان کوششوں کا قبلہ ابھی تک درست نہیں ہو سکا اور بغیر کسی بنیاد کے اسلام کی عمارت تعمیر کرنے کی کاوشیں ہوتی رہی ہیں ____ شریعت کی عملداری کی اصل بنیاد کتاب و سنت ہے، جس کی دستوری حیثیت کو اگرچہ اس حد تک اہمیت تو دی گئی ہے کہ ۷۳ء کے دستور کے دیباچہ کی بجائے، اسے اس دستور کے متن میں شامل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا گیا ہے، لیکن مسئلہ کا حل یہ نہیں ہے کہ کتاب و سنت کے ذکر کو اس دستور کے متن میں شامل کیا جائے، بلکہ کتاب و سنّت کی موجودگی میں کسی دستور سازی کی سرے سے گنجائش ہی موجود نہیں ہے ____ مسلمانوں کا دستور ۷۳ء کا دستور نہیں، بلکہ ان کا دستور قرآنِ مجید ہے، اور سنتِ رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس کی متعین تعبیر! ____ لہٰذا مسئلہ کا حل یہ ہے کہ اقامتِ دین کی جملہ کوششوں کا قبلہ درست کرنے کے لیے کتاب و سنّت کو آج بھی وہی حیثیت دی جائے جو خلفائے راشدین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے دور میں اسے حاصل تھی ____ اور جب تک کتاب و سنّت کو یہ حیثیت نہیں دی جاتی۔ اس وقت تک نہ تو اسلام کے نام پر بنائی جانے والی کوئی حکومت اسلامی کہلانے کی حقدار ہو سکتی ہے اور نہ ہی اس کے خاطر خواہ نتائج حاصل ہو سکتے ہیں!

پس صدر صاحب، وقت کی آواز کو پہچانیں اور خلوص و للّٰہیت کو بروئے کار لاتے ہوئے کتاب و سنّت کی بنیادوں پر اطاعتِ شریعت کے لیے ٹھوس عملی اقدامات کریں ——— انہیں آج سے ہی یہ فیصلہ کر لینا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات کا حکم دیا ہے، اسے وہ بہر حال، دوسروں سے منوا کر رہیں گے، اور جس سے آپؐ نے منع فرمایا ہے، اس کی بیخ کنی ہی ان کا اولین فریضہ ہے ——— کہ یہی ارشادِ ربّانی ہے:

" وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا "

اللہ تعالیٰ، آپ کا حامی و ناصر ہو ——— آمین!

(اکرام اللہ ساجد)

شعر و ادب

جناب عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

کسے آواز دوں راہِ فنا میں؟

حسیں دُنیا ہے اور دل ناتواں ہے
کسے آواز دوں راہِ فنا میں
خطاؤں پر عطاؤں کی نوازش
جو غرقِ فکرِ آخرت ہیں،
گیا بچپن ہوئی رخصت جوانی
ہے بالوں سے ہویدا، صبحِ پیری،
چڑھا اور ڈھل گیا سورج مگر تو
خدا کی یاد سے غافل جو گزرا
ہے جس کے پاس زادِ راہِ عقبیٰ

الٰہی کتنا مشکل امتحاں ہے
کوئی ہمدم نہ کوئی رازداں ہے
مرا اللہ کتنا مہرباں ہے!
گناہوں کی انہیں فرصت کہاں ہے
اب اس کے بعد کیا ہو گا عیاں ہے
مگر تیری ہوس اب بھی جواں ہے
ابھی تک کُشتۂ خوابِ گراں ہے
وُہ لمحہ لمحہ تیرا رائیگاں ہے
بشر خوش بخت ہے وُہ کامراں ہے

بہاروں سے نہ ہو مانوس عاجزؔ
بہاروں میں نہاں دَورِ خزاں ہے